تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو اور ہر دن جمعۃ الوداع کا رنگ رکھتا ہو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶؍جنوری ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ اس زمانہ کا انسان سعی، کوشش، اجتہاد اور مجاہدہ کی بجائے تعویذ گنڈے کی طرف متوجہ ہے۔

☆ اگر اپنے ربّ کے دیدار اور زیارت کی خواہش ہے تو انتہائی کوشش اور سعی کرو۔

☆ لیلۃ القدر اور جمعۃ الوداع کے حصول کیلئے انتہائی قربانی اور مجاہدات کی ضرورت ہے۔

☆ ہر وہ دن جو خدا کی یاد میں خرچ ہو جمعۃ الوداع کا ہی رنگ رکھتا ہے۔

☆ روحانی ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو۔

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پڑھی۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ (الانشقاق:۷)

پھر فرمایا:۔

بیماری اور ضعف ابھی جاری ہے۔ بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے تا پورا کام کرنے کے میں قابل ہوسکوں۔

اس آیۂ کریمہ سے پہلے سورۂ انشقاق میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اپنی مادی ترقیات کے لئے انتہائی کوشش کرے گا پانی کی طرح وہ اپنا روپیہ بہائے گا۔ مادی ترقیات کے لئے وہ جس قدر بھی ضرورت ہوگی جان تلف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرے گا۔ زمین اور آسمان کے راز دریافت کرنے کی انتہائی کوشش بھی کرے گا اور ایک حد تک کامیاب بھی ہوگا اور اس کثرت سے نئی دریافتیں ظاہر ہوں گی کہ انسان یہ سمجھنے لگے گا کہ شائد اس نے خدائی کے سارے ہی راز معلوم کر لئے ہیں اور اب کوئی چیز ایسی باقی نہیں رہی کہ جس کے دریافت کرنے کی اسے ضرورت ہو زمین کو چھوڑ کر اور زمین کی وسعتوں میں تنگی محسوس کرتے ہوئے وہ آسمان کی طرف رجوع کرے گا۔ اور زمین کے ان ٹکڑوں تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ جو کسی وقت اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت زمین سے علیحدہ ہوئے اور علیحدہ کرے انہوں نے بنائے۔ جن کا تعلق نظام شمسی سے ہے اور جس طرح زمین کی مختلف اشیاء سے وہ فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ اسی طرح اس کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ آسمان کے ان ستاروں سے بھی فائدہ اٹھائے اور اس طرح اپنی زمین میں ایک وسعت پیدا کرے اور اس کو پھیلا دے۔

پس انسان کا دماغ اس وقت اس کام میں لگا ہوا ہوگا کہ وہ زمین کے راز بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کرے اور زیادہ سے زیادہ ان رازوں سے فائدہ اُٹھائے اور آسمان کے ستاروں پر بھی وہ کمند ڈالے گا

اوران تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اوران سے اسی طرح فائدہ اٹھانے میں مشغول ہوگا جس طرح کہ زمین کی مختلف چیزوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

پھر یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں نبی اکرم ﷺ کے ایک فرزند جلیل مامور اور مبعوث کئے جائیں گے۔اور نبی اکرم ﷺ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے اور توحید خالص کے قیام کے لئے آسمان سے بڑی کثرت کے ساتھ نشان ظاہر ہوں گے۔اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک دنیا خدا کو بھول چکی ہوگی۔خدا کی منکر ہوگئی ہوگی۔دہریت کوانہوں نے اختیار کرلیا ہوگا۔

چونکہ دلائل کے مقابلہ میں آسمانی نشان دہریہ قسم کے لوگوں پر زیادہ اثر کرتے ہیں اور جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ وہی آسمان سے نازل کرتا ہے۔تو جہاں یہ فرمایا کہ کثرت کے ساتھ آسمان سے نشان ظاہر ہوں گے وہاں اس طرف بھی متوجہ کیا کہ انسان کثرت سے مذہب کو چھوڑ کے دہریت کی طرف مائل ہو جائے گا۔اور خدا کا منکر ہو جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مادی ترقیات کے لئے تو اتنی جستجو،اتنی قربانیاں مالی بھی اور جانی بھی،کہ کسی چیز کے خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔لاکھوں آدمیوں کی جان بھی قربان کرنی پڑے تو کسی نہ کسی بہانے وہ قربان کردی جائیں گی تا کہ زیادہ سے زیادہ آسمانی اور زمینی رازوں کو اس زمانہ کے سائنسدان حاصل کرسکیں اور اس زمانہ کی قومیں ان رازوں سے فائدہ اُٹھا سکیں لیکن دوسری طرف جہاں تک دین اور مذہب اور روحانیت کا سوال ہے اس زمانہ کے انسان کی خو بہانہ جو ہوگی۔وہ سعی کرنے کی بجائے،کوشش کرنے کی بجائے اور اجتہاد اور مجاہدہ کرنے کی بجائے تعویذ گنڈے کی طرف،جمعۃ الوداع کی طرف،لیلۃ القدر کے غلط تصور کی طرف متوجہ ہوگا اور سمجھے گا کہ بغیر کسی قربانی کے میں مادی ترقی تو نہیں حاصل کرسکتا۔لیکن بغیر کسی قربانی کے میں اپنے ربّ کو اور اس کے فضلوں کو پاسکتا ہوں۔

یہ ذہنیت اس وقت انسان میں پیدا ہوچکی ہوگی! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔نہیں! یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ اگر تو اپنے ربّ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اگر تیرے دل میں یہ خواہش کروٹیں لے رہی ہے کہ تو اپنے رب کا دیدار کرے اور اس کی زیارت کرے تو پھر تجھے کدح کرنی پڑے گی۔کدح عربی زبان میں ایسی کوشش کے ہوتے ہیں جو انسان کو تھکا دے اور کَادِحٌ کَدْحًا میں انتہائی کوشش کی طرف اشارہ ہے تو فرمایا پوری کوشش،انتہائی سعی کروگے تب تم اپنے

رب کو مل سکو گے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دنیا کی تلاش ہو تو ہر قسم کی قربانیاں تم پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اپنے ربّ کی تلاش ہو تو کسی قسم کی قربانی پیش کرنے کی طرف تمہاری طبائع مائل نہ ہوں تم تعویذ اور گنڈے کی طرف جھکنے لگ جاؤ۔ تم جمعۃ الوداع کے ساتھ مذاق کرنے لگ جاؤ کہ سارا سال جو مرضی کرتے رہے جمعۃ الوداع آیا جا کے نماز پڑھی سارے گناہ معاف کروائے یا تم لیلۃ القدر کا سہارا ڈھونڈنے لگ جاؤ کہ بس ایک رات کا قیام جو ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ باقی جو سال بھر کی راتیں ہیں اس میں غفلت کی نیند اگر ہم سوئے بھی رہے تو ہمارا کوئی نقصان نہیں۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں اگر تمہیں خدا کی تلاش ہے اگر تم اس کا مقرب بننا چاہتے ہو اگر تمہارے دل اور تمہاری روح اس تڑپ میں مبتلا ہیں کہ تمہارے ربّ کا تمہیں دیدار ہو جائے تو تمہیں انتہائی کوشش سے کام لینا پڑے گا۔

اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ اگر تم خدا تعالیٰ کی راہ میں انتہائی کوشش نہ کرو گے اور مجاہدہ کے حقوق ادا نہ کرو گے اور اپنی طاقت کا آخری حصہ تک اس کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاؤ گے۔ اگر تم اپنے سارے اموال قربان کر کے، اگر تم اپنی ساری لذات قربان کر کے، اگر تم دنیا کی تمام خواہشات قربان کر کے، اگر تم اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو اور ان کی محبتوں کو قربان کر کے اس کی طرف آنے کی کوشش نہیں کرو گے تو وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ وہ تمہیں صرف اس وقت مل سکتا ہے جبکہ تم جتنی کوشش اور جتنی قربانی دنیا کے حصول اور دنیا کی ترقیات اور دنیا کے رازوں کو معلوم کرنے کے لئے دے رہے ہو اس سے زیادہ قربانیاں اپنے خدا کی تلاش میں اس کے حضور پیش کرو۔ ہاں! پھر وہ تمہیں مل جائے گا۔

اگر ہم سوچیں تو یہ ”جمعۃ الوداع“ (اگر اس پر صحیح نقطہ نگاہ سے نگاہ ڈالیں) اور یہ ”لیلۃ القدر“ ہمارے لئے بطور ایک سبق کے ہے بات یہ ہے کہ وہ انسان جو بہانہ تلاش کرتا ہے اور بغیر قربانی کے اپنے ربّ کو پالینے کی امید رکھتا ہے وہ تو ایک رات اور ایک دن کی تلاش میں ہے۔ اور اگر ہم سوچیں تو وہ دن کا گناہ بھی کر رہا ہے اور رات کا گناہ بھی کر رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سارے سال میں ایک دن (جمعۃ الوداع) کی عبادت میرے لئے کافی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ سارے سال کی راتوں میں سے ایک رات (لیلۃ القدر) کا قیام میرے لئے کافی ہے حالانکہ اگر صحیح نقطۂ نگاہ سے ہم اس دن اور اس رات کو دیکھیں تو

ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر وہ دن جو خدا کی یاد میں خرچ ہو وہ تو جمعۃ الوداع کا ہی رنگ رکھتا ہے جس میں انسان سارے دنیوی علائق کو چھوڑ کر اور دنیا کے کاموں کو چھوڑ کر اور پوری تیاری کرنے کے بعد اور کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کرنے کے بعد (اور پھر جمعہ کے بعد بھی تلاوت قرآن کر کے) اور تمام آداب جمعہ کو بجالا کر خدا کی رضا کو تلاش کرتا ہے تو ہمیں یہ بتایا کہ تمہارا وہ دن جو خدا کو پیارا ہو سکتا ہے اور جس کے نتیجہ میں خدا کا قرب تم حاصل کر سکتے ہو۔ اور جس کی وجہ سے خدا کا دیدار تمہیں نصیب ہو سکتا ہے۔ وہ تو وہ دن ہے جو جمعۃ الوداع کی طرح دنیا اور اس کی لذتوں سے بیزار اور کلیۃً اپنے ربّ کے حضور جھکا ہوا ہو۔ پس سال کے ہر دن کو اس معنی میں جمعۃ الوداع بناؤ اگر تم خدا کو پانا چاہتے ہو۔

’’لیلۃ القدر‘‘ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کی تقدیریں تمہارے حق میں اور تمہارے فائدہ کے لئے اس وقت حرکت میں آئیں گی جب تم راتوں کو اپنے رب کے لئے زندہ کرو گے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہر روز تمہارا خدا تمہارے لئے اپنی تقدیر کی تاریں ہلائے تو تمہیں ہر رات کو لیلۃ القدر بنانا پڑے گا۔ اگر تم اپنی ہر رات کو لیلۃ القدر نہیں بناتے۔ بلکہ غفلت میں اور سوتے ہوئے سارے سال کی راتوں کو گزار دیتے ہو تو ایک لیلۃ القدر سے تمہیں کیا فائدہ؟ پس اگر میرا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر روحانی ترقیات چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تمہاری ہر رات لیلۃ القدر کی کیفیت رکھتی ہو۔ اور تمہارا ہر دن جمعۃ الوداع کی کیفیت رکھتا ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ کی رضا کو نہیں پاسکو گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ راہیں دکھائے جن پر چل کر ہم اس کے قرب اور اس کی رضا اور اس کے دیدار کو حاصل کر سکیں۔ آمین۔

(مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۱؍جنوری ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۳)

☆......☆......☆